"کھوج" جلد 43، شمارہ 2، مسلسل شمارہ نمبر 86..... جنوری۔جون 2021ء

• حافظ صفوان محمد

پنجابی علمیات کا ایک مطالعہ

A Study of the Punjabi Body of Knowledge (PBoK)

Abstract

In compiling dictionary of a language like that of Punjabi, philology & lexicography rightfully go hand-in-hand. Punjabi-Urdu dictionary of Sardar Muhammad Khan stands foremost among the contemporary works of its kind since he hasn't merely collected the words but he's a connoisseur who knows the science and culture of words. Philologists & lexicographers usuallly go deep down to the levels of morpheme and phonemes but Sardar sb has gone many extra miles. He examines every feature of a word and headword, and lets the reader know about the formation, spelling, origin, usage, and definition of the entry.

In defining and finding relationships that exist between words, this lexicon of Punjabi language, like few other dictionaries, is composed of lexemes which are abstract units of meaning that correspond to a set of related forms of a word. Together, the careful reader can traverse the backward route, ie, learning that how words can be broken down into meaningful/ unmeaningful units and can identify common patterns which these words follow. Collocations are feathers in the cap of Punjabi, and Sardar sb has left no stone unturned in stacking-up and explaining the very essence of Punjabi collocations. On account of such startling academic features of this Punjabi lexicon I rate it as the Punjabi Body of Knowledge (PBoK).

I've tried to critically examine the general arrangement of entries and have found the key psychological impetus behind compilation of this dictionary. Figuring out a number of rooms for improvement, and giving examples from the lexis within, I've concluded by giving workable suggestions of automating this dictionary and of providing a unicode-enabled Gurmukhi auto-transliteration handle in the software so that the reach of this dictionary overrides the script & language barrier.

***Keywords**: Data Sampling, BoK, Language Purism, Labels, Collocations, Information Technology, Machine-Readable Script, Automation*

جناب سردار محمد خاں کی "پنجابی-اردو ڈکشنری" کی گوناگوں خوبیوں کا تعارف 2009 میں پنجابی ادبی بورڈ اور سچل سٹوڈیوز پاکستان کے تعاون سے شائع ہونے والے اِس کے پہلے ایڈیشن سے ہو چکا ہے۔ اِس وقت 2019 میں گندھارا ہندکو بورڈ پشاور کے تعاون سے شائع ہونے والا ایڈیشن سامنے ہے جو دراصل پہلے ایڈیشن ہی کا عکس (Facsimile) ہے۔ چنانچہ اِسے دوسرا ایڈیشن کہنے کے بجائے اصولاً پہلے ایڈیشن کی اشاعتِ دوم کہنا چاہیے۔

ڈکشنری کی تکنیکی جانچ کا طریقہ اُس کے لغوی اندراجات کی تشکیل (General Arrangement) کے مطالعے پر انحصار کرتا ہے۔ آیئے "پنجابی-اردو ڈکشنری" میں اندراجات کی تشکیل کا سرسری جائزہ لے لیں۔

اِس ڈکشنری کے اندراجات کی تشکیل یوں ہے کہ ہر سرلفظ (Headword) کو Bullet List کی طرح ایک چھوٹے دائرے O سے شروع کیا گیا ہے جب کہ ہر تحتی اندراج (Sub-entry) ایک لمبے خط ____ سے شروع ہوتا ہے۔ سرلفظ نیز تحتی اندراج کے بعد ہلالین () کے اندر کئی چیزوں کا اندراج ہے، مثلاً کہیں پر الفاظ کی قواعدی حیثیت یعنی اسم، صفت، ضمیر، فعل، متعلق فعل، فعل ناقص، حرف / علَم، واحد / جمع، مذکر / مونث، زمانہ (ماضی / حال / مستقبل)، لازم، متعدی، متعدی المتعدی، محاورہ، مصدر، حاصل مصدر وغیرہ

کا اندراج ہے تو کہیں لفظ کا تلفظ، وغیرہ۔ اِنھی ہلالین میں کہیں کہیں پر اُن زبانوں اور بولیوں کے مخففات درج ہیں جن کی فہرست ڈکشنری کے صفحہ 11 اور 12 پر موجود ہے۔ مفرد الفاظ میں واقع ہونے والے املائی، حرفی اور صوتی تغیرات کی وضاحت نیز تصریفی صورتوں کی وضاحت اکثر قلابین [ ] میں کی گئی ہے تاہم اِس کے لیے کہیں کہیں ہلالین بھی استعمال کیے گئے ہیں، نیز مفرد الفاظ کا لسانی شجرہ بھی لکھا گیا ہے اگرچہ یہ اندراج کہیں ہے اور کہیں نہیں۔ بسا اوقات مترادف الفاظ کو بھی قلابین میں رکھا گیا ہے اور اِن میں معانی کا خفیف فرق ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ترکیب دادہ الفاظ / اندراجات یعنی مرکبات کی وضاحت بھی بعض جگہ پر کی گئی ہے۔ بعض اندراجات میں ہلالین کے اندر اُن افعال کو بھی لکھا گیا ہے جن کا استعمال اُن الفاظ کے ساتھ عام ہے مثلاً کرنا، ہونا، وغیرہ۔ اِس طرح بہت سے لائٹ ورب (Light Verbs) بھی یکجا ہو گئے ہیں۔ بعض سر لفظوں کی واحد / جمع صورت بھی لکھی گئی ہے اور جہاں سر لفظ فعل ہے وہاں اُس کی گرامری حالت (Grammatical Form) اور زمانہ (Tense) بھی بتایا گیا ہے۔

اِس کے بعد معانی کا اندراج ہے جس میں عموماً یہی ترتیب ہے کہ پہلے لغوی معنی ہیں، پھر مجازی، مرادی و اصطلاحی نیز علاقائی معنی اور اِس کے ساتھ ساتھ اِن معانی کی سطح (Sense) اور Labels۔ اگر سر لفظ کے ایک سے زائد مفاہیم ہیں تو اِن کو مفہوم نمبر (Sense Number) سے ممتاز کیا گیا ہے، اور جہاں ضروری ہے وہاں تحتی اندراج نمبر۔ بعض ضروری جگہوں پر دو طرفہ حوالہ (Cross-reference) بھی موجود ہے۔ سر لفظ کے اندراج کے اختتام پر باقاعدہ سرخی (Heading) قائم کر کے کہاوتیں، بجھارتیں، وغیرہ نمبر وار دی گئی ہیں۔

لغوی اندراجات (سر لفظوں) کی تشکیل کی متذکرۂ بالا سرسری گفتگو سے یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ اِس ڈکشنری کے اندراجات میں بنیادی ڈھانچے کے بعد اصولاً کوئی لگا بندھا سائنسی فارمیٹ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ مولف کو جہاں ضروری محسوس ہوا وہاں کوئی تفصیل دی گئی ہے ورنہ نہیں۔ اندراجات کی تشکیل و توضیح کے اِس انداز کو سائنسی ترتیب کے بجائے ذوقی ترتیب کہا جا سکتا ہے لیکن چونکہ مولف نے ہر لغوی اندراج کو سمجھانے کی کوشش کی ہے اِس لیے یہ ڈکشنری الفاظ کے صرف معنی دیتی نہیں بلکہ اُن کی ثقافت اور استعمال کو بھی حتی

الامکان بیان کرتی ہے۔ چنانچہ یہ ڈکشنری ایک طرف تو "لغتِ زبان و ثقافت" (Dictionary of Language & Culture) کے معنی پر پورا اترتی ہے تو دوسری طرف کسی نہ کسی صورت میں "فوقانی لغت" (Advanced Learner's Dictionary) کے بعض مقاصد پورا کرنے کی کوشش بھی کرتی ہے۔[i]

سر لفظ کی پوری تاریخ اور شجرہ بتانا نیز انسائیکلوپیڈیائی تفصیلات اِس ڈکشنری کی خاصیت ہے۔ سر لفظوں کی توضیح میں پورا پورا شعبۂ علم لا ڈالنا اِسے عام ڈکشنریوں سے بہت بلند کر کے "تشریحی لغت" اور Lexicon بنا دیتا ہے۔ یہ ڈکشنری دراصل پنجابی کی Body of Knowledge (BoK) ہے جو "لغت نامۂ دہخدا"[ii] جیسے انداز میں لکھی گئی ہے، چنانچہ یہ ڈکشنری سے بڑھ کے Supplement to Dictionary بن گئی ہے۔ ثقافتی رسمیں اور کھیل، معاشرت، علمِ نجوم، عورتوں کے زیور اور سولہ سنگھار، مسالے چٹنیاں، دست شناسی، مختلف پیشہ وروں کرخنداروں کے آلات، معیشت، پھل پھول درخت، زرعی اجناس، رنگ، قوم قبیلے ذاتیں گوتیں، غرض سبھی کچھ اِس ڈکشنری میں نہایت اعلیٰ تحقیق کے ساتھ ملتا ہے، لیکن یہ سب اِس انداز میں لکھا گیا ہے کہ ڈکشنری کی "ڈکشنریت" (یا ڈکشنری پن) مجروح نہیں ہوتی۔ مثال لیجیے کہ "زبان" کے سر لفظ کے تحت زبانوں کے 24 خاندانوں کا نام بنام ذکر ہے اور اِس میں زبان دانی سے لے کر املا و رسم الخط تک سبھی کچھ سما گیا ہے، "ہوا" کے سر لفظ کے تحت "ساکن ہوا" (رفتار فی گھنٹہ: ایک میل سے کم) سے لے کر Hurricane (رفتار فی گھنٹہ: 126 تا 136 میل) تک ہوا کی 18 اقسام نمبروار درج ہیں اور "گھاس" کے سر لفظ کے تحت 33 طرح کی گھاسیں اور چارے ذکر کیے گئے ہیں۔ موسیقی کے سُر سُرتیوں اور راگ راگنیوں کا تفصیلی ذکر بھی نہایت سامنے کے الفاظ میں کیا گیا ہے۔ ایسے تمام اندراجات اپنے اپنے موضوع پر بڑے تحقیقی مقالات اور معلوماتی مضامین کا نچوڑ ہیں۔

اِس ڈکشنری میں صرف وہ مرکبات درج کیے گئے ہیں جو کسی خاص معنی کو ظاہر کرتے ہیں، چنانچہ یہ اکثر متعلق فعل ہیں یا فعلِ مرکب یا پھر لغاتِ سماعیہ (Collocations)۔ محاوروں اور کہاوتوں میں جو قدیم یعنی آج تقریباً متروک ہیں اُن کو بھی درج کیا گیا ہے چنانچہ یہ ڈکشنری عصری (Contemporary) ضروریات کے ساتھ ساتھ کلاسیکل اور قدیم ادب کا مطالعہ کرنے والوں کے لیے بھی فائدہ مند ہے۔ نیز محاوروں میں جو

فرق بولیوں اور لہجوں (Dialects) سے آتا ہے وہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ زبان اور لفظوں کی قواعدی حالتوں کا درست استعمال سکھانے کے لیے جملے اِتنی زیادہ تعداد میں ہیں کہ یہ ڈکشنری ڈکشنری سے بڑھ کر کتابِ قواعد و گرامر معلوم ہونے لگتی ہے۔

ڈکشنری میں موجود مذہبی سر لفظوں کے معنی و مترادفات کا مطالعہ بتاتا ہے کہ یہ بنیادی طور پر صرف خوش عقیدہ پاکستانی مسلمانوں کے لیے مرتّب کی گئی ہے۔ مثال لیجیے کہ سر لفظ "ایمان" (ص-290) اور "اعتقاد" (ص-145) کی توضیح قرآنِ پاک کے معنی اور اسلام کے نظریۂ حیات اور مابعد الطبیعیات سے مستفاد دی گئی ہے؛ نیز اِن کے تحتی اندراجات ایماندار، ایمان داری، ایمان رہنا، ایمان گالنا، ایمان گوانا، ایمان لیانا، ایمان نال، ایمان ویچنا، ایمان ہارنا / اعتقادِ اعجازِ مسیح، اعتقادِ اِعراف، وغیرہ، وغیرہ، اِس ڈکشنری کی سمت متعین کر دیتے ہیں۔ اِسی نظر سے سر لفظوں اخلاق، اللہ، اعمال، روح، وغیرہ وغیرہ کی توضیحات اور تحتی اندراجات کو بھی ملاحظہ کر لیا جائے۔ چنانچہ یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ مولفِ ڈکشنری کا ذہن میں اِس کے متوقع قاری کے بارے میں بالکل واضح ہے، جو لغت نویسی کے اعتبار سے نہایت اچھی بات ہے۔

تاہم اسلام کے بارے میں مولفِ ڈکشنری کا یہ رویہ کسی دوسرے مذہب کے جائز اعتراف میں حارج نہیں ہوتا اور دوسرے مذاہب کے ثقافتی رنگ رکھنے والے سر لفظوں اور تحتی اندراجات کی بھرپور اور رنگا رنگ تفصیلات بھی اِس ڈکشنری کا حصہ ہیں۔ صرف ایک مثال کے لیے سر لفظ "دھرم" (ص-1617) کے معنی و مترادفات دیکھیے اور اِسی صفحہ پر اِس کے تحتی اندراجات کی طویل فہرست میں سے دھرم بھرا، دھرم بھین، دھرم پتا، دھرم پتنی، دھرم راج وغیرہ ملاحظہ کیجیے۔ چنانچہ اِس نتیجے پر پہنچتے دیر نہیں لگتی کہ مولف نے اپنے اسلوب کو خالص علمی رکھا ہے نہ کہ دینی و مذہبی، جو لغت نویس کا بنیادی منصب ہے۔

جہاں تک تلفظ کی بات ہے تو اردو میں عربی والے اِعراب کا نظام بڑی حد تک اِس ضرورت کو پورا کرتا ہے اگرچہ عالمی طور پر تلفظ کی درست تحریری شخصیت کے لیے صرف عالمی صوتی ابجد (International Phonetic Alphabet- IPA) ہی آسان اور مروّج ہے۔ "پنجابی-اردو ڈکشنری" میں تلفظ کے لیے بعض الفاظ پر اِعراب لگا کر وضاحت کی گئی ہے اور کہیں پر الفاظ کو فقروں میں استعمال کر کے یہ کام لیا گیا ہے۔ خال

خال کہیں پر لفظوں کے جوڑ یا ہجائی وقفوں کو الگ کر کے تلفظ کی وضاحت کی گئی بھی ملتی ہے۔ چنانچہ اِس ڈکشنری میں تلفظ کے لیے متذکرۂ بالا تین مختلف توضیحی نظام مستعمل ہیں۔ اِس نیرنگی کی وجہ بھی صرف قاری کی سہولت ہے تاہم اِس سے ڈکشنری میں سائنٹفک یا کوئی ایک نظامِ تلفظ جاری نہ کیا جا سکا۔ اِعراب کے ضمن میں یہ وضاحت بھی ضروری محسوس ہوتی ہے کہ کہیں پر یہ بلاضرورت لگائے گئے ہیں (مثلاً ص-1617: کِیا ہُوا کام، وُہ پٹنی، سَواد، جَے جَے کار؛ ص-19: خُوش دلی، وغیرہ) اور کہیں ضروری جگہوں پر بھی موجود نہیں ہیں۔

ڈکشنری کے صفحات 11 اور 12 پر "اختصارات و نشانات" (Abbreviations) دیے گئے ہیں جو اِس ضخیم کام سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی شاہ کلید ہیں۔ مذکر (مذ)، مونث (مث)، صفت (ص)، متعدی المتعدی (مم)، سنسکرت (س)، فارسی (ف)، عربی (ع)، انگریزی (انگ) کے رسمی مخففات کے بعد اصل کام "پنجابی کی بولیاں و فرعی بولیاں وغیرہ" کے عنوان کے تحت 65 بولیوں / لہجوں کا ذکر ہے۔ یہ لوگوں کے منہوں کی ساختوں کے ساتھ خاص علاقائی لہجوں کی جنچائی کا وہ مبہوت کر دینے والا کارنامہ ہے جو جنابِ سردار محمد خاں کی لسانی تحقیق اور ڈیٹا سامپلنگ (Data sampling) کا شاہکار ہے اور اپنی اصل میں سر گریئرسن کے LSI (Linguistic Survey of India) میں درج کردہ لہجوں پر اضافہ ہے۔ اِس ایک صفحے کے پیچھے جو محنت ہوئی ہے اُس کا ادراک صرف اہلِ فن (ماہرینِ لسانیات اور ماہرینِ لغت) کر سکتے ہیں۔ اِن 65 میں سے بعض لہجوں کے سامنے ہلالین میں LSI کے صفحہ نمبر کی نشان دِہی کی گئی ہے۔ اِس فہرست کے بعد ڈکشنری میں استعمال کیے جانے والے نشانات یعنی ہلالین ()، قلابین []، مساوی (=)، ڈیش (_) اور ڈیش کے اوپر ہندسہ نمبر کی وضاحت کی گئی ہے جسے ڈکشنری میں سر لفظ کے مفہوم نمبر کی شناخت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

اِس ڈکشنری کی ایک خاص بات یہ ہے کہ جنابِ مولف نے سر لفظ شامل کرنے میں تطہیرِ زبان (Language Purism) کا ناگوار رویہ نہیں اپنایا چنانچہ اِس میں عربی، فارسی، ترکی، سنسکرت اور انگریزی وغیرہ سبھی زبانوں کے وہ لفظ موجود ہیں جو پنجابی بولنے والوں میں عام ہیں۔ تاہم انگریزی الفاظ اُس تناسب میں نہیں ہیں جتنے عام پنجابی بول چال میں آج سنائی دیتے ہیں۔ القصہ لغوی اندراجات کے اندر بڑی تعداد میں مثالی جملے، محاورے، کہاوتیں، بجھارتیں، کھیلوں کے بول، وغیرہ وہ خاص الخاص چیز ہیں جو اِسے پچھلی تمام پنجابی-اردو

ڈکشنریوں سے ممتاز کرتے ہیں۔ اِن اندراجات میں پنجابی کا شاندار لغاتِ سماعیہ بھی بڑی مقدار میں محفوظ ہو گیا ہے جو پنجابی کے وسیع ترین جغرافیائی علاقے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اِس طرح یہ ڈکشنری عام آدمی اور سکول کالج یونیورسٹی سے لے کر ادب و صحافت، میڈیا، ریاستی اداروں اور محکموں تک سب کی ضرورت بن گئی ہے۔

☆

اب چند ملاحظات کا ذکر مذکور۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ڈکشنری میں سبھی الفاظ کا موجود ہونا ضروری نہیں سوائے اِس کے کہ مرتب نے "جامع "ڈکشنری پیش کرنے کا دعویٰ کیا ہو۔ زیرِ نظر ڈکشنری کے بارے میں ایسا دعویٰ نہیں کیا گیا تاہم بعضی پٹیوں میں کچھ ضروری الفاظ درج ہونے سے رہ گئے ہیں جیسے ب، س اور ی کی پٹیوں کے آخر میں کئی الفاظ، جو مختلف ڈکشنریوں میں موجود ہیں۔ اِسی طرح ڈ، ڈھ اور ڑ کی پٹیوں میں کچھ الفاظ کم ہیں جنھیں بھائی مایا سنگھ اور ڈاکٹر اینڈریو جیوکس نیز (کسی حد تک) جان ٹی پلیٹس کے لغات سے لیا جاسکتا ہے۔ کچھ اندراجات بے ترتیب بھی ہو گئے ہیں۔ زیرِ نظر اشاعت کے ابتدائیے "ساڈے ولوں" میں محترمہ پروین ملک نے اعتراف کیا ہے کہ مسودہ ٹائپ نہ ہو سکا اور پہلے والے ایڈیشن ہی کا عکس دوبارہ چھاپنا پڑا جس میں کچھ پٹیاں آگے پیچھے ہو گئی تھیں، اور وعدہ کیا ہے کہ اگلا ایڈیشن اِن اغلاط سے پاک ہو گا۔ کچھ الفاظ کے انگریزی ہجے غلط ٹائپ ہو گئے ہیں اور بعض اردو / پنجابی الفاظ کا املا بھی نادرست ہے۔ بعض اندراجات کی اشتقاقی معلومات اور بعض کی قواعدی حالت نہیں دی جا سکی اور بعض کہاوتوں وغیرہ کے مفاہیم درج نہ ہو سکے۔ مولف نے معیاری، نیم معیاری، معمولی اور عامیانہ Labels کا پورا خیال رکھا ہے لیکن بعض جگہ اِن کا اندراج نہ ہو سکا۔ اِسی طرح بعض اندراجات کے معنی اُس ترتیب میں نہیں لکھے گئے جو اُن کا عام مفہوم و مطلب ہے؛ اِن اندراجات میں معنی کی ترتیب بدلنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ یہ بیشتر سہو پروف خوانی اور کاپی پیسٹنگ کے ہیں۔ ایسی ناہمواریاں اور بھی ہیں مثلاً صفحہ 12 پر پیچھے سے چلتی آتی بولیوں کی فہرست کے نمبرات 59 تا 63 دوبار درج ہو گئے ہیں جب کہ تھلوچڑی (تھلو)، جٹکی (ج)، جانگلی (جا)، کاچھڑی (کا)، کنڈیالی (کن) اور کوہاٹی (کو) درج نہیں ہو سکیں (اِسی لیے اوپر لِکھوں والے پیراگراف میں میں نے اِن کی تعداد 65 لکھی ہے)۔ LSI میں اِن میں

سے پہلی اور آخری بولی کے علاوہ درمیان والی چار مندرجۂ ذیل صفحات پر ہیں: 418، 430، 463، 649۔ وغیرہ وغیرہ۔

LSI کے ذکر سے یاد آیا کہ جناب شفقت تنویر مرزا کے دیباچے "عاجزانہ معروضات" (ص-6) میں LSI کی جلدوں کے نمبر درست لکھے ہیں البتہ "اختصارات و نشانات" (ص-11 تا 12) میں درج کردہ صفحات کے ساتھ جلد نمبر اور ایڈیشن کا حوالہ نہیں ہے۔ LSI کے ایڈیشن کا حوالہ نہ ہو تو اِس کا مطلب اِس کا پہلا ایڈیشن ہی ہوتا ہے (جس کے بعض حصوں کے ری پرنٹ پاکستان میں 4 جلدوں میں شائع ہوئے ہیں) البتہ جلد نمبر کا ساتھ لکھا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اِسی طرح پوری ڈکشنری کے املا کو ایک بار توجہ سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک مثال لیجیے کہ بیشتر جگہ پر پرواہ / لاپرواہی لکھا ہے؛ درست املا پروا / لاپروائی ہے۔ وغیرہ۔ ڈکشنری کے املا میں یکسانی ہونی چاہیے کیونکہ اِس سے سند پکڑی جاتی ہے۔

ملاحظات کی مندرجۂ بالا طویل فہرست ایک تھکا دینے والا کام محسوس ہوتی ہے تاہم اطمینان کی بات یہ ہے کہ اِس ڈکشنری کے 3583 صفحات کا مکمل مسودہ انتہائی اچھی حالت میں پنجابی ادبی بورڈ کے پاس موجود ہے جسے سامنے رکھ کر یہ سب کام بسہولت کیے جاسکتے ہیں۔ میں احسان مند رہوں گا ڈاکٹر نبیلہ رحمان، جناب مشتاق صوفی، محترمہ پروین ملک اور ڈاکٹر انجم طاہرہ کا جن کی عنایت سے مجھے اِس مسودے کو جستہ جستہ دیکھنے کا موقع ملا۔ امید ہے کہ آئندہ اشاعت میں اِن تکنیکی و علمی ملاحظات پر توجہ دی جاسکے گی تاکہ یہ بے مثال ڈکشنری بتمام و کمال شائع ہوسکے۔

اِس کام کے سلیقے سے مکمل ہو جانے کے ساتھ ہی "پنجابی-اردو ڈکشنری" کو آن لائن اور ایپ کی صورت میں فراہم کرنے کا پروجیکٹ شروع کیا جانا چاہیے کیونکہ سائبر دور میں اطلاعیاتی ٹیکنالوجی کے بغیر زبانوں اور لسانیاتی مواد کا دائرۂ اثر تیزی سے سکڑ رہا ہے۔ نیز اگر اِس آٹومیشن میں ڈکشنری کے سرلفظوں کو مشین ریڈ ایبل گرمکھی لکھاوٹ میں اور اِن کے تلفظ کو IPA میں بھی فراہم کر دیا جائے تو اِس ڈکشنری کا صارف آنًا فانًا نہ صرف سرحد کے دونوں طرف بلکہ ساری دنیا میں مہیا ہو جائے گا۔

تشکر:

سردار محمد خاں صاحب کی ڈکشنری کے بارے میں مجھے سب سے پہلے 2008 میں ڈاکٹر شائستہ نزہت نے بتایا تھا جو اُس وقت پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف لینگوئج آرٹ اینڈ کلچر لاہور کی ڈائریکٹر تھیں اور ہم فاسٹ یونیورسٹی لاہور میں پہلی ورکشاپ برائے عالمی ڈومین نام برائے پاکستانی زبانیں (First Workshop on Internationalized Domain Names for Pakistani Languages) میں اکٹھے ہوئے تھے۔ اُس وقت یہ ڈکشنری ابھی شائع نہیں ہوئی تھی۔ اِس کی اشاعت کے کچھ دن بعد لاہور میں خان محمد احسن خاں صاحب سے ایک تفصیلی ملاقات میں اِس ڈکشنری کی تعمیر اور الفاظ کی جمع آوری کی بابت نایاب معلومات ملیں؛ خاں صاحب بذاتِ خود اِس کام میں سردار محمد خاں صاحب کے ساتھ شامل رہے تھے۔ پھر ابھی چند ماہ پہلے پروفیسر ڈاکٹر نبیلہ رحمان کی عنایت سے محمد زبیر خان کا ایم فل کا مقالہ ہمدست ہوا جو اُنھوں نے ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد کی نگرانی میں اِس ڈکشنری کا تجزیاتی مطالعہ کر کے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کو 2014 میں پیش کیا تھا۔

References:

اِس مقالے میں اندراجات کے صفحات نمبر چونکہ زیرِ بحث ڈکشنری ہی کے ہیں اِس لیے اِن کو الگ سے حاشیے میں ذکر نہیں کیا جارہا۔ بقیہ حواشی مندرجہ ذیل ہیں:

---

* Incharge PTCL Training Centre Multan

[i] فوقانی لغت کا مقصد یوں لکھا ہے:

Its definitions are usually built on a restricted defining vocabulary. "Advanced" usually refers learners with a proficiency level of B2 or above according to the Common European Framework.

ملاحظہ ہو: en.wikipedia.org/wiki/Advanced_learners_dictionary

[ii] لغت نامۂ دہخدا انسائکلوپیڈیائی ڈکشنری کی غالباً سب سے بڑی مثال ہے۔ اِس کے بارے میں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

en.wikipedia.org/wiki/Dehkhoda_Dictionary